سید محمد اکرم اکرام اور حافظ شیرازی کے مشترکات غزل کا جائزہ

A Review of Commonalities in Poetry of Syed Muhammad AkramIkramand Hafiz Shirazi

نسیم الرحمان

محمد اقبال شاہد

Abstract:

Hafiz Shirazi is the most famous poet of Persian "Ghazal". His "Ghazal" has been popular in Iran and subcontinent, and Persian poets in Iran and subcontinent have been following his style. Among the poets influenced by him in Pakistan, one prominent name is Syed Muhammad AkramIkram. Syed Muhammad AkramIkram is a distinguished Persian scholar and poet of Pakistan. He continued to work in Punjab University. Several collections of his Persian poetry were published. He has clear influences of Hafiz Shirazi in his "Ghazal". In this article, the poetic commonalities of Hafiz Shiraziand Syed Muhammad AkramIkram have been briefly reviewed.

حافظ شیرازی فارسی ادب کی مشہور ترین شخصیات میں سے ہے۔ اس کی غزل فارسی شاعری کی مؤثر ترین آواز ہے۔ اس کے ہاں انسانی تجربے اور جذبات کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ وہ زندگی کو خوشدلی سے جینے کی تلقین کرتا ہے اور ان گتھیوں کو سلجھانے سے گریز کا مشورہ دیتا ہے جو انسان کی ضرورت نہیں ہیں۔ اس نے انسانی جذبات کی بہترین ترجمانی کی اور اسے بجا طور پر "لسان الغیب" کا لقب دیا گیا۔ اس کے کلام کی یہی تاثیر ہے کہ سید عبداللہ کے بقول: "صدیاں گزر جانے پر بھی حافظ کا کلام تازہ ہے۔ ان کی مقبولیت آفتاب کی روشنی کی طرح دوامی اور مستقل ہے۔"(1) اس نے خود اپنے شعر کے بارے میں کہا:

حسد چہ می بری ای سست نظم بر حافظ / قبول خاطر و لطف سخن خداداد ست(2)

حافظ کے بعد آنے والے فارسی شعرا نے حافظ کے اس قبول خاطر اور لطف سخن کا اعتراف کیا ہے۔ مولانا جامی نے ان کی غزل کو "نظم بلند آوازہ" کا لقب دیا ہے:

حافظاز نظمبلند آوازہ / کردآئینسخن را تازہ(3)

حافظ کی غزل فارسی شاعری میں مسلم حیثیت کی حامل ہے اور حافظ کے بعد فارسی غزل میں کسی نہ کسی شکل میں حافظ کے اثرات موجود رہے ہیں جیسا کہ علی شیر نوائی نے کہا ہے:

غزلگفتنمسلمشدبحافظشایدایفانی / نمایچاشنیدریوزہزا ننظمجہان آرا(4)

نظیری نیشاپوری، عرفی شیرازی اور صائب تبریزی جیسے شعراء نے حافظ شیرازی کی اقتدا کو اپنے لیے فخر کا باعث جانا:

نظیری: تااقتدابحافظشیرازکردہایم / گردیدمقتدایدوعالمکلاممما(5)

عرفی: بہ گردمرقدحافظکہکعبۂسخناست / درآمدیمبہعزمطوافدرپرواز(6)

صائب: زجام حافظشیرازمست گردیدہ است / کلام صائب ازان روشراب شیرازست(7)

برصغیر کے فارسی شعراء نے بھی حافظ کو شاعری اور عشق کا رہنما سمجھا اور اس کے کلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ قتیل دہلوی نے اپنے آپ کو حافظ کی تقلید کا پابند کیا، تو غالب جیسے مشکل پسند نے حافظ کے مصرع کو اپنے لیے سند سمجھا:

قتیل از عاشقی در ہر قدم تقلید حافظ کن / "کہ سالک بی خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا"(8)

غالب بہ قول حضرت حافظ ز فیض عشق / "ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما"(9)

برصغیر میں حافظ کو تصوف و عرفان کا شاعر مانا گیا اور خانقاہوں میں اس کے کلام کو عرفانی شاعری کے طور پر مقبولیت حاصل ہوئی اور عوام و خواص میں حافظ کے کلام کو قدر و منزلت حاصل رہی۔ پاکستان میں بھی حافظ شناسی کی یہ روایت جاری ہے اور اس کے علمبرداروں میں ایک معتبر نام سید محمد اکرم اکرام کا ہے۔

سید محمد اکرم اکرام (1932-2022ء) پاکستان کے معروف فارسی شناس اور شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنی فارسی غزل میں حافظ شیرازی کی پیروی کی اور حافظ کے رنگ غزل کو اپنے شعر کے ذریعے تاب و توانائی عطا کی۔ سید محمد اکرم لاہور کے قریب ایک گاؤں مونگنانوالہ میں پیدا ہوئے۔ لاہور سے فارسی زبان و ادب میں ایم اے کے بعد تہران سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی میں بطور استاد کام کرتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پنجاب یونیورسٹی میں ماہر اقبالیات کے طور پر بھی کام کیا۔ سید محمد اکرم نے تحقیق و تنقید اور

اقبالیات کے میدان میں ڈیڑھ درجن کے قریب کتابیں تصنیف کیں۔ اس کے علاوہ اردو اور فارسی شاعری کے کئی مجموعے بھی ان سے یادگار ہیں(10)۔

سید محمد اکرم پاکستان کے ممتاز ترین فارسی شعراء میں شامل ہیں۔ شاعری میں وہ "اکرام" تخلص کرتے تھے۔ ان کی فارسی شاعری کے پانچ مجموعے شائع ہوئے اور پھر اس کلام کو کلیات کی شکل میں "سفینۂ سخن" کے نام سے مرتب کیا گیا۔

اکرام کی غزل میں کئی فارسی شعراء کی پیروی کا رجحان موجود ہے مگر جس شاعر کے مشترکات اس کی غزل میں نمایاں ہیں، وہ حافظ شیرازی ہے۔ اکرام نے اپنی شاعری میں کئی جگہ حافظ کی تعریف کی ہے۔ ایک جگہ اکرام نے حافظ کو "شیرین سخن" کا لقب دیا اور اس کی شاعری کو فارسی زبان کا جاودانی شاہکار تسلیم کیا:

ہست شعر حافظ شیرین سخن / شاہکار جاودان فارسی (11)

دوسری جگہ اکرام نے حافظ کو شعری دنیا کا پیغمبر کہا اور زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے:

ای "حافظ "! ای پیمبر دنیای شاعری / ای آنکہ از غبار رہت توتیا کنند

سر مشق شاعران بزرگ است شعر تو / گردنکشان نظم بہ تو اقتدا کنند

ہر سو حدیث سرو و گل و لالہ می رود / ہر جا بہ شعر نغز تو بزمی بہ پا کنند

شہر تو معدن لب لعل است و کان حسن / آن جا کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند

ورد زبان الکن اکرام گشتہ است / "آیا بود کہ گوشۂ چشمی بہ ما کنند" (12)

اکرام کے ہاں حافظ کے ساتھ یہ شعری اشتراک اپنے اندر تین پہلو رکھتا ہے۔

اول: ہم طرحی غزلیات:

اکرام نے حافظ کی زمین میں غزلیں کہیں اور ان میں حافظ کے سبک کو نمایاں رکھا۔ ذیل میں ان غزلوں کی تفصیل درج کی گئی ہے۔ وضاحت کے لیے حافظ کی غزلوں کا اندراج بھی کیا گیا ہے:

1۔ **حافظ:** شنیدہ ام سخنی خوش کہ پیرِ کنعان گفت / فِراق یار نہ آن می کند کہ بتوان گفت (13)

اکرام: شنیدہ ام کہ بہ پروانہ شمع گریان گفت / کہ سوز عشق حدیثی بود کہ نتوان گفت (14)

2۔ **حافظ:** کس نیست کہ افتادۂ آن زلفِ دو تا نیست / در رہگذرِ کیست کہ دامی زبلا نیست (15)

اکرام: از عشق بہ جز عشق مراد دل مانیست / سرمایۂ ما ہیچ بہ جز مہر و وفا نیست(16)

3۔ **حافظ:** غلام نرگس مست تو تاجداراند / خراب بادۂ لعل تو ہوشیاراند(17)

اکرام: بہ کوی عشق تو آنان کہ خاکساراند / بہ تخت بخت نشینند و تاجداراند(18)

4۔ **حافظ:** آنان کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند / آیا بود کہ گوشۂ چشمی بہ ما کنند(19)

اکرام: آنان کہ بانگہ گرہ از کار وا کنند / آیا بود کہ درد دل ما دوا کنند(20)

5۔ **حافظ:** تا ز میخانہ و می نام و نشان خواہد بود / سرِ ما خاک رہ پیر مغان خواہد بود(21)

اکرام: تا کہ در بند بدن طایر جان خواہد بود / نام صیاد مرا ورد زبان خواہد بود(22)

6۔ **حافظ:** جوزا سحر نہاد حمایل برابرم / یعنی غلام شاہم و سوگند می خورم(23)

اکرام: رفتی ولی نرفت خیال تو از سرم / نقش است نقش روی تو بر لوح خاطرم(24)

7۔ **حافظ:** من کہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم؟ / لطف ہا می کنی ای خاک درت، تاج سرم(25)

اکرام: در ہمہ راہ خیال تو بود ہمسفرم / کہ بہ غیر تو بہ سر نیست خیال دگرم(26)

8۔ **حافظ:** در ہمہ دیر مغان نیست چو من شیدایی / خرقہ جایی گرو بادہ و دفتر جایی(27)

اکرام: نو بہار آمد و شد وقت قدح پیمایی / ساقیا منتظرانیم کہ بزم آرایی(28)

9۔ **حافظ:** ہزار جہد بکردم کہ یار من باشی / مراد بخش دل بیقرار من باشی(29)

اکرام: خوش آن شبی کہ تو ای مہ کنار من باشی / فروغ شام دل بی قرار من باشی(30)

دوم: تراکیب و الفاظ کے مشترکات:

حافظ اور اکرام کے مشترکات غزل میں دوسرا رجحان جو ہمیں نظر آتا ہے وہ حافظ کی استعمال شدہ تراکیبات اور الفاظ کا استعمال ہے۔ اکرام نے غزل میں حافظ کے مخصوص انداز کو اپنایا اور اس اشتراک کو واضح تر

کرنے کے لیے حافظ کی غزلوں سے ترکیبات، الفاظ اور مصرعوں کو اپنی غزل کا حصہ بنایا۔ اس اشتراک کی کئی صورتیں ہیں:

الف) کہیں اکرام نے حافظ کے پورے مصرع کو تضمین کی صورت میں غزل کا حصہ بنایا ہے جیسے ذیل کا شعر ہے:

وردزبان الکن اکرام گشتہ است / "آیا بود کہ گوشۂ چشمی بہ ما کنند"(31)

ب) کہیں اکرام نے حافظ کی تراکیب اور الفاظ اپنے شعر میں لا کر انھیں نئے معنی پہنائے ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل کے شعر میں اکرام نے حافظ کی ترکیب "گرہ از کار فروبستہ" کو اس طرح استعمال کیا ہے کہ اس کے نئے معنی پیدا ہو گئے ہیں:

اکرام: "گرہ از کار فروبستہ ما" باز شود / اگر از زلف گرہ گیر گرہ بگشایی(32)

حافظ: بود آیا کہ در میکدہ ہا بگشایند / گرہ از کار فروبستہ ما بگشایند(33)

ذیل کے شعر میں اکرام نے "تاجداران" کے لفظ کو اپنی غزل کا قافیہ بنایا ہے مگر اس انداز سے کہ حافظ کے معنی کو مزید وسعت ملی ہے:

اکرام: بہ کوی عشق تو آنان کہ خاکسارانند / بہ تخت بخت نشینند و تاجدارانند(34)

حافظ: غلام نرگس مست تو تاجدارانند / خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند(35)

اسی طرح اس شعر میں حافظ کے شعری انداز کو برتتے ہوئے اس میں نیا معنی پیدا کیا ہے:

اکرام: آنان کہ بانگہ گرہ از کار وا کنند / آیا بود کہ درد دل ما دوا کنند(36)

حافظ: آنان کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند / آیا بُوَد کہ گوشۂ چشمی بہ ما کنند(37)

ذیل کے شعر میں حافظ کی بات کو خود اسی پر دلیل بنا دیا ہے:

اکرام: ہر سو حدیث سرو و گل و لالہ می رود / / ہر جا بہ شعر نغز تو بزمی بہ پا کنند(38)

حافظ: ساقی حدیثِ سرو و گل و لالہ می رود / وین بحث با ثلاثۂ غسّالہ می رود(39)

حافظ کی تعریف میں لکھے گئے ایک شعر میں بڑی چابکدستی سے حافظ کے دو مختلف شعروں کے معنی کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے:

اکرام: شہر تو "معدن لب لعل است وکان حسن" / آن جا کہ "خاک را بہ نظر کیمیا کنند" (40)

حافظ: شیر از معدن لبلعل است وکان حسن / من جوہری مفلسم، ایرامشوّشم (41)

حافظ: آنان کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند / آیا بود کہ گوشۂ چشمی بہ ما کنند (42)

ذیل کے شعر میں حافظ کی ترکیب "جام جہاں نما" کو اس طرح برتا ہے کہ اس کے معنی میں مزید وسعت پیدا ہو گئی ہے:

اکرام: جام جہان نمایی است آیینۂ دل او / درویش را چہ حاجت گر جام جم نباشد (43)

حافظ: جامِ جہان نماست ضمیرِ منیرِ دوست / اظہارِ احتیاج، خود آن جا چہ حاجت است (44)

حافظ نے "باد صبا" کی روانی کو "مشک فشانی" اور آمد بہار سے تعبیر کیا ہے:

نفسِ بادِ صبا مُشک فشان خواہد شد / عالَمِ پیر دگر بارہ جوان خواہد شد (45)

اکرام نے اس مفہوم کو دو جگہ اپنے اشعار میں اس طرح برتا ہے:

تو مگر گیسوی مشکین بہ چمن افشاندی / کاین چنین باد صبا مشک فشان می گذرد (46)

موسم گل نرسیدہ است وندانم کہ زچیست / کاین چنین باد صبا عطر فشان من و تست

(47)

ج) حافظ کی ترکیبات اور الفاظ کے اشتراک کی تیسری صورت اکرام کے ہاں یہ ملتی ہے کہ اس نے حافظ کی ترکیب کو لفظی تبدیلی کے ساتھ برتا ہے مگر مفہوم میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جیسے حافظ نے عارفانہ کیفیت کے بیان کے لیے شراب کے نشہ کو "نورِ بادہ" سے تعبیر کیا ہے:

ساقی بہ نور بادہ برافروز جام ما / مطرب بگو کہ کارِ جہان شد بہ کام ما (48)

اکرام نے "بادہ" کی جگہ "می" کا لفظ استعمال کیا اور "نورِ می" سے عارفانہ کیفیت کے مفہوم کو مزید واضح کر دیا:

برخیز تابرہم زنیم این گردش ایام را / ہمچون سحر روشن کنیم از نور می این شام را(49)

حافظ نے دیوانہ نوازی کے لیے "سلسلۂ زلف دراز" کی ترکیب استعمال کی۔ اکرام نے "زلف" کی جگہ "گیسو" کا لفظ استعمال کیا اور مفہوم کو وسیع تر کر دیا:

حافظ: ای کہ باسلسلۂ زلف دراز آمدہ ای / فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ ای(50)

اکرام: مگر حدیث جنون مرا دراز کند / چنین بہ سلسلۂ گیسوی دراز آمد(51)

سوم: فکری مشترکات:

اکرام کی غزل میں حافظ شیرازی کے ساتھ اشتراک کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ اکرام نے حافظ کے مضامین کو اپنے اشعار کی زینت بنایا ہے۔ اس پہلو کو انھوں نے اس عمدگی سے پیش کیا ہے کہ حافظ کے مضمون کی تاثیر بھی قائم رہتی ہے اور اس تاثیر سے اکرام کا شعوری مقصود بھی پڑھنے والے کی نظروں میں آ جاتا ہے۔ اکرام نے کسی جگہ حافظ سے اس خوشہ چینی کو ملفوف کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ مضمون کو باوقار انداز میں بار دگر باندھا ہے اور اس کی دلکشی کو بڑھا دیا ہے۔ چند مثالیں دیکھیے:

حافظ نے محبوب کے ہونٹوں کو آب حیات سے تشبیہ دی ہے:

لب چو آب حیات تو ہست قوت جان / وجود خاکیمارا از اوست ذکر رواح(52)

اکرام نے اس مضمون کو اپنے لفظوں میں یوں پیش کیا ہے:

برای مردم عاشق حدیث آب حیات / بغیر آن لب میگون جان فزای تو نیست(53)

محبوب کی دشنام طرازی پر حافظ کا درج ذیل شعر زبان زد عام ہے:

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی / جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا(54)

اکرام نے اس موضوع کو زیادہ وضاحت سے اس طرح باندھا ہے:

مرا شنیدن دشنام از وچہ شیرین است / کہ حرف تلخ چو قند است از لب و دہنش(55)

حافظ کے ہاں "پیرِ مغاں" شیخ کامل اور صاحب دل کی حیثیت رکھتا ہے اور حافظ اس کی صحبت سے دل کی وسعت حاصل کرتا ہے:

آن روز بر دلم در معنی گشودہ شد / کز ساکنان درگہ پیر مغان شدم(56)

اکرام بھی پیر مغاں کی خدمت میں جانے کی آرزو رکھتا ہے تاکہ دل کی روشنی حاصل کر سکے:

تا مگر پیر مغان آب زند بر دل ما / بگذارید کہ امشب سوی میخانہ شویم(57)

حافظ اس بات کا قائل ہے کہ پاکیزہ شعاری اور عشق ازل سے ہی انسان کی قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے اس لیے وہ اپنے معترض سے کہتا ہے کہ مجھ سے دنیاوی طرز تعلق کی امید مت رکھ کیونکہ میں ازل سے ہی بندگان طریقت میں لکھا گیا ہوں:

مطلب طاعت و پیمان و صلاح از من مست / کہ بہ پیمانہ کشی شہرہ شدم روز الست(58)

اکرام اس ازلی و ابدی مستی اور عشق کا یوں اظہار کرتا ہے:

مستم، بہ خدا! مست تو از روز الستم / پیوستہ بود ساغر عشق تو بہ دستم(59)

اوپر درج شدہ مثالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اکرام کی غزل میں حافظ کی پیروی اور اشتراک موجود ہے اور یہ اشتراک اکرام کی غزل کو تابندہ تر اور مؤثر تر بناتا ہے اور جہاں حافظ کا قلم غزل میں موتی بکھیرتا ہے اور فلک اس پر عقدِ ثریا نچھاور کرتا ہے(60)، وہاں اکرام کا اپنے بارے میں یہ کہنا بجا ہے:

شکر می بارد ای اکرام از کلک فسون سایت / روا باشد اگر من کلک افسون سای تو بوسم(61)

حوالہ جات:

1۔ سید عبداللہ (1977ء)، فارسی زبان و ادب۔ مجموعۂ مقالات، مجلس ترقی ادب، لاہور، ص155

2۔ حافظ شیرازی (1341ش/1962ء)، دیوان حافظ، محقق ہاشم رضی، انتشارات کاوہ، تہران، ص30

3۔ جامی، مولانا عبدالرحمان (1375ش/1996ء)، مثنوی ہفت اورنگ، تصحیح مرتضی، مدرس گیلانی، انتشارات مہتاب، تہران، ص569

4۔ فانی، امیر علی شیر نوائی (1342ش/1963ء)، دیوان امیر نظام الدین علیشیر نوائی فانی، کتابخانہ ابن سینا، تہران، ص6

5۔ نظیری نیشاپوری (1340ش/1961ء)، دیوان نظیری نیشابوری، کتابخانہ امیر کبیر وزوار، تہران، ص33

6۔ عرفی شیرازی (1378ش/1999ء)، کلیات عرفی شیرازی، جلد دوم، انتشارات دانشگاہ تہران، تہران، ص488

7۔ صائب تبریزی (1365ش/1986ء)، دیوان صائب تبریزی، جلد دوم، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی، تہران، ص832

8۔ قتیل، میرزا محمد حسن (2012ء)، "دیوان غزلیات میرزا محمد حسن با مقدمہ دربارہ شرح حال وویژگی ہای غزل سرایی وی"، مقالہ برائے پی ایچ ڈی زبان و ادبیات فارسی، شعبہ فارسی، جی سی یونیورسٹی، لاہور، ص209

9۔ غالب دہلوی، میرزا اسد اللہ خان (1967ء)، کلیات غالب فارسی، جلد سوم، مجلس ترقی ادب، لاہور، ص52

10۔ فرید، سید محمد، نسیم الرحمان (2022ء)، "معرفی احوال و آثار دکتر سید محمد اکرم شاہ اکرام"، مجلہ دانش شمارہ 148-149، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد (ص22-29)

11۔ اکرام، سید محمد اکرم (1992ء)، سفینۂ سخن، رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد، ص212

12۔ ایضاً، ص31
13۔ حافظ، ص48
14۔ اکرام، ص17
15۔ حافظ، ص50
16۔ اکرام، ص25
17۔ حافظ، ص103
18۔ اکرام، ص30
19۔ حافظ، ص59
20۔ اکرام، ص31
21۔ حافظ، ص72
22۔ اکرام، ص34
23۔ حافظ، ص153
24۔ اکرام، ص56
25۔ حافظ، ص178
26۔ اکرام، ص60
27۔ حافظ، ص212
28۔ اکرام، ص94
29۔ حافظ، ص228
30۔ اکرام، ص106
31۔ ایضاً، ص31
32۔ ایضاً، ص94
33۔ حافظ، ص69
34۔ اکرام، ص30
35۔ حافظ، ص103
36۔ اکرام، ص31
37۔ حافظ، ص59
38۔ اکرام، ص31
39۔ حافظ، ص94
40۔ اکرام، ص31
41۔ حافظ، ص177
42۔ ایضاً، ص59
43۔ اکرام، ص32
44۔ حافظ، ص34
45۔ ایضاً، ص113
46۔ اکرام، ص33
47۔ ایضاً، ص26
48۔ حافظ، ص19
49۔ اکرام، ص8
50۔ حافظ، ص200
51۔ اکرام، ص40
52۔ حافظ، ص58
53۔ اکرام، ص24
54۔ حافظ، ص 15
55۔ اکرام، ص49
56۔ حافظ، ص179
57۔ اکرام، ص67
58۔ حافظ، ص55
59۔ اکرام، ص63
60۔ غزل گفتی و در سفتی، بیا و خوش بخوان حافظ / کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را (حافظ، ص15)
61۔ اکرام، ص72

کتابیات:

1۔ اکرام، سید محمد اکرم (1992ء)، سفینۂ سخن، رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد

2۔ جامی، مولانا عبد الرحمان (1375ش / 1996ء)، مثنوی ہفت اورنگ، تصحیح مرتضی، مدرس گیلانی، انتشارات مہتاب، تہران

3۔ حافظ شیرازی (1341ش / 1962ء)، دیوان حافظ، محقق ہاشم رضی، انتشارات کاوہ، تہران

4۔ سید عبد اللہ (1977ء)، فارسی زبان و ادب۔ مجموعۂ مقالات، مجلس ترقی ادب، لاہور

5۔ صائب تبریزی (1365ش / 1986ء)، دیوان صائب تبریزی، جلد دوم، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی، تہران

6۔ عرفی شیرازی (1378ش / 1999ء)، کلیات عرفی شیرازی، جلد دوم، انتشارات دانشگاہ تہران، تہران

7۔ غالب دہلوی، میرزا اسد اللہ خان (1967ء)، کلیات غالب فارسی، جلد سوم، مجلس ترقی ادب، لاہور

8۔ فانی، امیر علی شیر نوائی (1342ش / 1963ء)، دیوان امیر نظام الدین علیشیر نوائی فانی، کتابخانہ ابن سینا، تہران

9۔ فرید، سید محمد، نسیم الرحمان (2022ء)، "معرفی احوال و آثار دکتر سید محمد اکرم شاہ اکرام"، مجلہ دانش شمارہ 148-149، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

10۔ قتیل، میرزا محمد حسن (2012ء)، "دیوان غزلیات میرزا محمد حسن با مقدمہ دربارہ شرح حال وویژگی ہای غزل سرایی وی"، مقالہ برائے پی ایچ ڈی زبان و ادبیات فارسی، شعبہ فارسی، جی سی یونیورسٹی، لاہور

11۔ نظیری نیشاپوری (1340ش / 1961ء)، دیوان نظیری نیشابوری، کتابخانہ امیر کبیر وزوار، تہران